حیوان میں سے مٹ کر بندر میں پہنچا، اُس میں سے انسان بنا ہوں۔ انسان میں سے کیا بنوں گا؟ ملائک بنوں گا۔ وہاں سے کہاں جاؤں گا؟ اُس سے بھی اوپر جاؤں گا۔

انسان وہ ہے جو اوپر جانے کی خواہش رکھتا ہے۔ اُس کے سوا اِس دنیا میں تمام انسان حیوان کی مانند ہے۔

جو اوپر جانے کی خواہش رکھتے ہیں وہ اوپر پہنچنے کے لئے بندگی زیادہ کرتے ہیں اور محبت بھی زیادہ کرتے ہیں۔

پیر صدر دین بھی تمہارے جیسے ایک انسان تھے اُن میں اور تم میں کوئی فرق نہیں تھا۔ اُن کے آنکھ، کان

وغیرہ تمہارے جیسے ہی تھے۔ کوئی بھی خوجہ ہوگا وہ کہے گا کہ پیر صدر دین نے خوجے بنائے ہیں، وہ پیر صدر دین بھی تم خوجوں کے دین بھائی تھے۔

پیر صدر دین عقلمند، دانا، سچے اور صاف باطن کے تھے۔

پیر صدر دین اکیلے جاتے تھے تب بھی سمجھتے تھے کہ خدا میرے ساتھ ہے۔

تم بھی محنت کرو اور پیر صدر دین جیسے بنو۔

عقل مند شخص کہے گا کہ، انسان ایک اعلیٰ چیز

ہے۔

اچھے اور بُرے کی صحیح شناخت کر سکے وہ انسان

ہے۔

اب دیکھو کہ، اچھے اور بُرے کے درمیان
کیا فرق ہے؟

تمہارا اپنا روح اصل مقام پر پہنچے وہ اچھا۔

ایسا نہ ہو کہ روح یہیں رہ جائے اور جانور کی
طرح کھائے اور سوئے۔

سمجھدار انسان کو بڑی خواہش رکھنی چاہیئے، وہ یہ

ہے کہ، روح جس جگہ سے آیا ہے اُس اصل مقام پر پہنچے۔

روح کی اصل خواہش ہے وہ اور ہی جو ہر ہے۔

جب اصل کا علم نہ ہو تو کیا حاصل؟

اصل مقام کی نسبت اور کون سا بڑا مقام ہے؟

تمہارا اصل مقام بہت بڑا ہے، مگر اب بہت دور ہے۔

تمہارا اصل مقام کتنا بڑا ہے اُس سے تم لاعلم ہو۔

اصل مقام پر پہنچنے کے لئے نامردی کو جڑ سے

اکھاڑ دینا چاہئے۔ بزدلی چھوڑ کر ہمت رکھنے سے اصل مقام پر پہنچا جا سکتا ہے۔

تم جب سجدہ کرو تب مانگو کہ ہمیں اصل مقام پر پہنچاؤ۔

جیسے بچہ اپنی ماں سے بچھڑ جاتا ہے، گم ہو جاتا ہے، تب وہ روتا ہے کہ کب ماں کے پاس جا پہنچوں! تم بھی ایسے بنو۔

تم دنیا میں بیٹھے ہو تب تمہیں دل سے رونا چاہئے۔

اِس دنیا میں دو قسم کے مومن ہیں۔ جس

میں ایک جسم کے مومن ہیں اور دوسرے روح کے ہیں۔

جو جسم کے مومن ہیں، وہ یہاں ہی خوش ہوتے ہیں اور اِس دنیا ہی میں رہنے میں خوش ہیں۔ اُن کی جگہ زمین میں ہوتی ہے۔ یہ بڑائی کے مومن ہیں، وہ بلآخر زمین میں ہی جاتے ہیں۔

دوسرے جو روح کے مومن ہیں، وہ ایسے ہوتے ہیں کہ دین کے کام میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتے رہتے ہیں۔ وہ رکتے نہیں۔ وہ مومن مسلسل آگے بڑھتے ہی رہتے ہیں۔ ایسے لوگ بہشت سے بھی اوپر جائیں گے۔

بہشت سے بھی زیادہ پاک ایک جگہ ہے، وہاں

روح کو پہنچنا چاہئے۔

تم میں سے تمہاری نسبت جو زیادہ عقلمند تھے وہ ہماری راہ پر چلے۔

مثلاً منصور چلا۔

منصور کے لئے بہشت موجود تھی، لیکن وہ کہتا تھا کہ صرف بہشت میں جا کر کیا کروں، جب تک مغز کو نہیں چکھوں گا تب تک واپس نہیں لوٹوں گا، آگے بڑھوں گا۔

روح کی اصل خواہش ہے وہ اور ہی جوہر ہے۔
جب اصل کا علم نہ ہو تو کیا حاصل؟

اِس وقت تمہارے دونوں جانب دو راستے ہیں۔

ایک جانب ایک راستہ ہے اور دوسری جانب دوسرا راستہ ہے۔ ایک راستہ حیوانی یعنی جسم کا ہے اور دوسرا راستہ روح کا یعنی فرشتے کا ہے۔

فرشتے کی سڑک آسمان پر جاتی ہے۔

اگر تم اِس راستے پر چلو گے تو ساتویں آسمان پر جا پہنچو گے۔

اگر اِس راستے کو چھوڑ دو گے تو تمہارا روح زمین پر ہی رہ جائے گا۔

ساتویں آسمان پر جو سڑک جاتی ہے اُس کا خیال

کرو۔

تم تمہارا خشک راستہ ڈھونڈو۔

تمہارا خشک راستہ ساتویں آسمان پر ہے۔

جب تم وہاں پہنچو گے تب تمہیں خشک زمین ملے گی اور تمہارا دل بھی تمہیں گواہی دے گا۔

اِس دنیا نما دریا میں سے ساتویں آسمان کی خشک زمین پر پہنچنے کے لئے، راستے میں جو سڑک ہے، اُس پر شیطان کئی قسم کی بارش برساتا ہے۔ فتنہ، دشمنی، جھوٹ بولنا وغیرہ ہزاروں قسم کی بارش اُس راستے پر برساتا ہے اور مومن کو خشک زمین پر پہنچنے نہیں دیتا۔

محنت کر کے علم سیکھیں اور ہمت رکھیں، جس میں ہمّت ہے وہ ساتویں آسمان پر پہنچ جاتا ہے۔

میرے لئے بہت محنت ہے۔ ''وہ'' بے علم کیسے خوش ہو؟ ''وہ'' حقیقت کو سمجھتا نہیں اُسے حقیقت چاہئے ہی نہیں۔

جو بے علم ہیں وہ حقیقت کو چھوڑ دیتے ہیں۔

لیکن جو حقیقتی ہیں وہ دوسرے راستے پر چلتے ہیں۔

جیسے پہلے (۱) عیسیٰ (۲) پیر صدر دین (۳) ناصر خسرو (۴) پیر شمس (۵) مولانا

رومی، اِس طرح کے لوگ حقیقت کے راستے پر چلے۔

یہ راستہ نادان کے لئے بہت مشکل ہے۔

لیکن جو دانا عقل مند ہوگا وہ کہے گا کہ، یہ راستہ اچھا ہے۔

حقیقت کے راستے سے واقف کار بنو گے تب تم آزاد ہو گے۔

جھوٹ نہیں بولنا۔ میرے دین میں جھوٹ بولنا منع ہے۔

پیسوں کے ساتھ دل مت لگاؤ۔

بہت پیسے کماؤ، اُس میں خوش نہیں ہونا۔

محنت سے کمائے ہوئے پیسے چلے جائیں تو
غمزدہ نہ ہونا۔

خدانخواستہ کسی کا بیٹا فوت ہو جائے تو اُسے
افسوس نہیں کرنا چاہیے۔

مومن کو دنیا میں کوئی بھی نقصان ہوتا ہے اِس کا
اُسے دُکھ نہیں ہوتا۔

دنیا میں مومن کو نقصان ہو پھر بھی غم نہ کرے۔
دین کے اعتقاد اور ایمان کی یہ ہی نشانی ہے۔

انسان پر جو دکھ آتے ہیں وہ مومن کو سکھ نما لگتے

ہیں۔

انسان پر بیماری، برص، جزام وغیرہ امراض لاحق

ہوتے ہیں، لیکن مومن اُس کا اندیشہ نہیں رکھتا اور ناخوش

نہیں ہوتا۔

مومن کو اگر جزام کا مرض لاحق ہو پھر بھی اُس کا

دل نورانی اور دریا کے پانی کی مانند سفید ہوتا ہے۔ اُس پر

خواہ کتنے ہی دکھ آن پڑیں پھر بھی وہ اُسے دل پر نہیں لاتا۔

عیسیٰ حقیقتی تھا، وہ خدا میں فنا ہوا۔

تم بھی فنا فی اللہ ہو جاؤ۔

تم خیال کرو کہ ''ہم فنا ہو جائیں''۔ جو کوئی چاہے اور کوشش کرے وہ وہاں پہنچ سکتا ہے، لیکن تمہارے گناہ تمہیں پہنچنے نہیں دیتے۔ اُن گناہوں نے تمہیں قید خانے میں بند کیا ہے۔

تم فلسفہ پڑھو تو خداوند تعالیٰ کے قریب ہو سکو۔

پیر شمس، پیر صدر دین، مولانا روم نے فلسفہ بہت پڑھا تھا اور قرآنِ شریف بھی معنی کے ساتھ پڑھا تھا۔

روح کہاں سے آیا؟ واپس روح کہاں جائے گا؟ جنہوں نے فلسفے کی کتابیں پڑھی ہیں، وہ سب جانتے ہیں۔

پیر شمس، پیر صدر دین، مولانا روم وہ ہی ایسے بن سکے، ایسا نہیں سمجھنا۔

تم بھی محنت کر کے پڑھو تو ایسے بن سکو۔

ایسا علم تم پر واجب ہے۔

میں تمہارے لئے فلسفہ رکھوں گا وہ پڑھنا اور سمجھنا، اُس میں بلند ہمّت ہے۔

ہمّت والے کا روح جلدی سے سمندر میں مل جاتا ہے۔

تمہارا روح ایک دریا کی مانند ہے۔

میں ایک سمندر ہوں۔

تمہارے روح کا آخری سرا سمندر میں یعنی میرے اپنے میں ہے۔ آخر کار تم سمندر میں ہی مل جاؤ گے۔

دیکھو! اِس کچھ کے علاقے میں جو دریا ہیں، وہ سمندر میں مل نہیں سکتے، راستے میں ہی خشک ہو جاتے ہیں۔

اِس طرح جو لوگ بے ہمّت ہیں، اُن کا روح بھی کچھ کے دریاؤں کی طرح راستے میں ہی خشک ہو جاتا ہے۔

تم بہت ہی بے ہمّت ہو، اِس لئے تمہارا روح جلدی سے وہاں پہنچ نہیں پاتا۔

تم تمہارے روح کو راستے میں خشک ہونے نہ دو، لیکن جلدی سے سمندر میں مل جانے دو۔ تم اِس ضمن میں اچھی طرح خیال کرنا۔

تم نیند میں پڑے ہوئے ہو اِس لئے توپ کے آواز سنائی نہیں دیتے۔ سوئے ہوئے شخص کو اٹھایا جاتا ہے، اِس طرح ہم تمہیں جگاتے ہیں کہ، اٹھو! عبادت میں مشغول ہو جاؤ، بھولنا نہیں! تین بجے کی عبادت میں بہت ہی فائدہ ہے۔

ایک طرف پوری دنیا کا مال اور دوسری طرف عبادت، ایسا عبادت کا زبردست وزن ہے۔

خدا کو ملنا عبادت پر منحصر ہے۔ عبادت ایمان پر ہے، پھر ایمان حاصل ہونا وہ عشق پر ہے۔

عشق کیسا ہونا چاہیئے؟

جیسے ایک بیاباں صحرا میں کوئی پیاسا پانی کی طلب کرتا ہے، اِسی طرح روح کو بھی امام کا عشق ہونا چاہیئے۔ امام کے جسم پر نہیں، لیکن امام کے روح پر عشق ہونا چاہیئے۔

جو کوئی روحانی عشق رکھتا ہے وہ ہی خدا پرست ہے۔

انسان کو لازم ہے کہ خداوند تعالیٰ کا عشق دل میں رکھے۔

انسان دنیا کے عشق میں کتنا مشتاق رہتا ہے اور کتنی بے قراری کرتا ہے؟ اُس کی نسبت ہزاروں درجے زیادہ خداوند تعالیٰ کا عشق ہونا چاہیئے۔

تم مومن ہوتو خداوند تعالیٰ کے عاشق بنو۔

حقیقتیوں کا عشق اولاد، عورت اور پیسوں پر

نہیں ہوتا، لیکن خداوند تعالیٰ پر ہوتا ہے۔

مومن جوں جوں خداوند تعالیٰ پر زیادہ اور زیادہ محبت رکھتا ہے توں توں خدا کے قریب سے قریب تر ہوتا جاتا ہے، تب وہ خدا کو حاضر و ناضر دیکھتا ہے۔

اِس طرح کی محبت تم میرے لئے تمہارے دل میں رکھو کہ تمہارا جسم ہی تمہارے ساتھ ہو لیکن تمہارا روح ہمارے ساتھ ہو۔

جو کوئی روحانی عشق رکھتا ہے وہ ہی خدا پرست ہے۔

اگر عشق مکمل ہو تو ایمان روح کے ساتھ ایک ہی ہو جاتا ہے۔

تم ایمان کی اچھی طرح حفاظت کرنا۔

جس طرح انسان اپنی دولت کی حفاظت کرتا ہے اُسی طرح مومن اپنے ایمان کی حفاظت کرتا ہے۔

تم تمہارا ایمان منصور جیسا رکھو۔

دیکھو! منصور کو سولی پر چڑھایا گیا پھر بھی اُس نے اپنا ایمان نہیں چھوڑا۔

جب منصور کو سولی پر چڑھایا گیا تب اُس کے جسم میں سے خون نکلا۔ اُس خون میں سے بھی "انا الحق" کی آواز نکلتی تھی۔ بلآخر اُسے جلا دیا گیا۔ یہ ایمان کی نشانی ہے۔

ایمان انمول چیز ہے اور مولا کو پیاری ہے۔ ہمارے دادا حضرت مولا مرتضٰی علی کو مومن نُصیری "اللہ" کہتا تھا۔ اُسے ستر مرتبہ قتل کیا گیا لیکن پھر بھی وہ "علی اللہ" کہتا رہا۔ بعد میں حکم آیا کہ یہ سچا مومن ہے اور اُس کی اولاد بھی سچائی والی ہوگی۔ اِس مومن اور اُس کی اولاد کو قیامت میں جواب دہی نہیں ہوگی۔ یہ درجہ اُنسے اُس کے ایمان کے عوض ملا تھا۔

جس کا ایمان گیا اُس کا سب کچھ گیا۔ جس کا ایمان سلامت رہا اُس کا سب کچھ سلامت رہا، لہٰذا اپنے ایمان میں کبھی بھی خلل نہ ہونے دینا۔

جو شخص عبادت نہیں کرتا وہ حق کی روزی نہیں کھاتا اور اُس کے دل پر شیطان قابو پا کر اُس کا ایمان لوٹ لیتا ہے۔

کتنے دن تمہارے دل کو عبادت کے بغیر رکھو گے؟

عبادت کا بوجھ غریب اور امیر دونوں پر یکساں ہے۔

پیسے نہ ہوں تو نہیں دو مگر عبادت کرو۔

اگر عبادت نہیں کرو گے تو جہنم میں جاؤ گے یا
دوبارہ حیوان بنو گے، اُس میں کیا فائدہ؟

سلمان فارسی بھی تمہارے جیسا شخص تھا۔ وہ
اپنے اصل مقام پر پہنچا۔

تم بھی عبادت کر کے سلمان فارسی جیسے بنو۔

تم عبادت کرو تو پیر صدر دین جیسے بنو۔

تمہیں تمہاری عبادت چھوڑ نہیں دینی چاہیئے۔

اگر کبھی تم بیماری کے بستر پر ہو، پھر بھی عبادت نہیں چھوڑنا۔

جب تک تمہارے جسم میں جان ہے تب تک تمہاری عبادت نہیں چھوڑنا۔

ہمیشہ خدا کی عبادت کرنا۔

ہر پل، ہر لمحہ خدا کو یاد کرنا چاہیئے۔

اگر تم بھول گئے ہو اور غافل ہو گئے ہو، تو ہم تمہیں یاد دلاتے ہیں۔

خداوند تعالیٰ کی عبادت کرتے وقت دنیا کا کوئی
بھی خیال دل میں نہیں رکھنا۔

انسان رات دن پیسے پیدا کرے، اور اچھے کام
کرے، پھر مر جائے اُس میں کیا فائدہ؟

تم پیر صدر دین جیسے بننے کا سوچتے ہو، وہ کیسے
ہو سکے؟ تم میں ہمت تو ہے نہیں۔ تب تم سے اور کیا ہو سکے؟

ہمیشہ بندگی کرنے کے باوجود اگر آزادی میں نہ
پہنچے تو کیا حاصل؟

تم بندۂ خدا ہو۔ خدا رحم الرحمٰن ہے تو کیا وہ تمہیں

کسی وقت آزاد نہیں کرے گا ؟ میں نہیں کہتا کہ اِس دنیا کے بعد بھی اُس آزادی میں تم پہنچ سکو گے ۔ یہ سب سیدھے راستے پر چلنے اور اعلیٰ ہمت پر منحصر ہے۔ یہ سب تمہارے ہاتھ میں ہی ہے۔

ہم ہمارے دل سے تمہیں دعا کرتے ہیں کہ،

خدایا! اُن کے دلوں میں ایسی طاقت بخش کہ آزاد ہوں ۔ حقیقتی ہوں ۔ خرابی سے دور بھاگیں ۔ صحیح راستہ اختیار کریں اور سیدھے راستے پر چلیں۔

خدایا! اُنہیں حقیقتی آنکھیں بخش ۔ یہ دعا تمام دعاؤں سے بڑھ کر ہے۔

ہماری دعا تو جو ہمّت والے ہیں اُن کو ہی کام آتی ہے۔

ساری دنیا کی لذّتوں سے دور رہے ایسا روزہ رکھے، تب باطنی آنکھ اور کان ہیں، وہ کُھلیں۔

انسان کے پاس اتنی قدرت نہیں کہ آدمی کو پیدا کر سکے، لیکن اِس طرح دیکھے کہ خدا کے بھید اور کرامت کا پتہ چلے۔

تم کہتے ہو کہ ہم مومن ہیں، تب ہم پوچھتے ہیں کہ حیوان کی نسبت کون سا ہنر تمہارے میں زیادہ ہے؟

ایک گھنٹہ خیال کرنا کہ روح کیا ہے، اِس طرح
کی عادت ہو تب مومن بنے۔

ایسے ایسے خیال کرو گے تب ہی مومن کی خوبیاں
اور دین کا پتہ چلے گا۔

ہر ایک انسان کے روح کے ساتھ امام کا نور
منسلک ہے۔

جب تم انسان کو دیکھتے ہو، تب انسان کی شکل
دکھائی دیتی ہے۔ ہاتھ، پیر، منہ آنکھیں، سب دکھائی دیتے
ہیں، لیکن روح دکھائی نہیں دیتا۔

تم روح کو دیکھنے کی جستجو کرو۔

تمہاری فضیلت اور تمام وقت روح کو پہچاننے کا ہے۔

خدا کے نور کا چراغ تمہارے اندر ہے۔ تمہارے ہاتھ میں ہے۔ یہ چراغ تم سب میں ہے۔ تم اُسے دیکھو۔ تم اُسے پوچھو، تم اُسے نہیں پوچھو گے تو تمہیں کہاں سے پتہ چلے گا؟ تمہارا مذہب بہت سخت اور مشکل ہے۔

کئی ہزار سال گزر گئے، اُس میں کتنے افراد اُس مقصد کو پہنچے؟ حضرت عیسیٰ، حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، منصور، پیر شمس اور دنیا کے دیگر چند افراد پہنچے ہیں۔

اُن سب کا کام اور راستہ ایک جیسا ہی تھا۔

جو وہاں پہنچے وہ اپنے روح کے عاشق تھے،
روح کے دوست تھے، وہ اُس مقام پر پہنچے۔

مرتضٰی علی نے فرمایا ہے کہ، ''جس نے اپنے
آپ کو پہچانا، اُس نے گویا خدا کو پہچانا''۔

جہاں دیکھتے ہیں وہاں روح دوست کو دیکھتے
ہیں۔

خدا کے مرتبے کو سمجھنے سے پہلے اپنا مرتبہ سمجھو،
اُس کے بعد خدا کے مرتبے کا علم ہو گا۔

مومن کا روح ہے وہ ہمارا روح ہے۔

تم اپنے دل میں اپنے روح کو یعنی ہمارے نور کو دیکھو۔

میں کہتا ہوں کہ جو کچھ ہے وہ روح ہی ہے۔ لہٰذا اُس کی تلاش کرو کہ وہ کیا ہے؟ وہ کہاں سے آیا؟ اُس نور کی نگاہ کرنی چاہیئے۔

ساری دنیا کی لذّتوں سے دور رہے ایسا روزہ رکھے، تب باطنی آنکھ اور کان ہیں، وہ کھلیں۔

انسان کے پاس اتنی قدرت نہیں کہ آدمی کو پیدا

کر سکے، لیکن اِس طرح دیکھے کہ خدا کے بھید اور کرامت کا پتہ چلے۔

عقلمند شخص کہے گا کہ میری آرزو آزادی کی ہے، میں آزادی کے پیچھے دوڑتا ہوں، میں دوڑوں گا، میں تلاش کروں گا۔

عقلمند مومن ہو، اُس کے لئے دنیا جہنم ہے۔

اگر بادشاہ ہو تو بھی دنیا جہنم ہے۔

اگر ہزار، دو ہزار یا کروڑ روپے کی دولت ہو، عمر بھی سو دو سو برس کی ہو پھر بھی سب کچھ زہر کی مانند ہے۔

ہمارے فرامین تمہیں سخت لگتے ہیں اور مشکل معلوم ہوتے ہیں، لیکن ہمارا فرض ہے کہ تمہیں فرمان کریں۔

جس طرح اخبار، نیوز پیپر پڑھ لیتے ہو اِس طرح پڑھ گئے تو کیا فائدہ؟

جس طرح زمین میں بیج بوئے جاتے ہیں اُسی طرح ہمارے فرامین اپنے دل میں بونا، اُس میں اچھے اچھے پھل پیدا ہوں گے۔

ہمارے فرامین پر دو گھنٹے خیال کرنا۔

ہمارے فرامین جو سمجھ سکیں گے، اُنہیں میٹھے لگیں گے۔

ہمارے فرامین کو قیمتی سمجھنا، اگر معمولی سمجھو گے تو نقصان ہوگا۔

فرمان دھیان میں نہیں لے گا وہ احمق نادان ہے۔

نادان دین کا دشمن ہے۔

جو منافق ہیں وہ ہمارے فرامین پر کان نہیں دھرتے۔

ہمارے فرامین ایک کان سے سن کر دوسرے
کان سے نکال نہیں دینا۔

ہمارے فرامین کی خبر تمہیں آخرت میں پڑے گی۔

ہمارے فرامین کے مطابق نہیں چلو گے تو تم
پریشان ہوں گے۔ وہاں لوہے اور آتش کے گُرز تمہارے
سر پر مارے جائیں گے، تب تم پکار کرو گے اور کہو گے کہ،
"توبہ توبہ"۔ رات دن گُرز سر میں لگیں گے۔

بے خبری کا گُرز بہت ہی اذیت ناک ہوتا ہے۔

آتش کے گُرز سے ڈر کر خوف کی وجہ سے

عبادت کرے وہ مومن نہیں، لیکن حقیقی ڈر یہ ہے کہ خدا کے
دیدار سے دور نہ ہو جاؤں، اُس سے ڈرنا چاہیئے۔

مومن کا دل ہے وہ خداوند تعالیٰ کا گھر ہے۔

مومن کے دل کی خوبی ایسی ہے کہ ہم اُس کے
دل میں رہتے ہیں۔

تم سے ہم نہ تو مال مانگتے ہیں، نہ تو جان مانگتے
ہیں، صرف تمہارا دل مانگتے ہیں۔

اب اپنے دل سے قرار کرو اور تمہارے خداوند کو
تمہارے دل میں جگہ دو۔

جب تمہارا دل خوش رہے تب خدا خوش رہے۔

تم دنیا میں قید میں ہو، تب تک خوش نہیں ہوں
گے۔

جو لوگ گاؤں میں ہیں، اُن کی روحانی کو نصیحت
کے بول سمجھانے چاہیں۔

وہ ایسا نہ کہیں، ''دین کے بول ہماری روحانی کو
سنانے میں نہیں آئے تھے''۔

دین اور نصیحت کے جو بول اُن کی روحانی کو پہنچنے
چاہیں، وہ جب نہیں پہنچتے تب اُن کا دل ہر جگہ گھومتا پھرتا

ہے۔

تمہارے دین میں اور دوسروں کے دین میں کتنا بڑا فرق ہے؟ تم خیال کرو، تمہارا دین ''روحانی'' ہے اور دوسروں کے دین ''جسمانی'' ہیں۔

روحانی اور جسمانی دین میں کتنا بڑا فرق ہے؟ وہ مُکھی کامڑیا بچوں کو نہیں سمجھائیں گے اور بچپن میں اُن کی روحانی کو نصیحت کے بول نہیں پہنچیں گے تو جسمانی دین بچوں کے ذہن میں بیٹھ جائے گا۔

ہر ایک جماعت کا فرض ہے کہ چھوٹے بڑے سب کو ہمارے فرامین کی یاد دلاتے رہیں۔

جنہیں علم کی خبر نہیں اُنہیں روحانی معاملات میں تمہارے جیسا کرو۔

تم حق کی بات جانتے ہو گے، اِس کے باوجود دوسروں کو نہیں کہو گے تو تمہیں گناہ ہوں گے۔

تم مومن ہو، لیکن تھوڑی خامی ہو، تو کام نہیں آئے گا۔

تمہیں علم گنان آتے ہوں گے، معنی بھی آتے ہوں گے، لیکن اگر تم ہمیشہ جماعت خانے میں نہیں آؤ گے تو کوئی چیز تمہیں فائدہ نہیں دے گی۔ یہ بڑی نصیحت ہے۔

میرے فرامین تمہارے دل میں نقش ہوتے ہیں یا نہیں؟ میں مشکل سمجھتا ہوں۔

دوسرے فرائض کے علاوہ اوّل تو تمہیں تین وقت کی دعا کبھی بھی چھوڑنی نہیں چاہئے۔ ہمیشہ دعا کے وقت جماعت خانے میں حاضر رہنا چاہئے اور وہیں دعا پڑھنی چاہئے۔

یا علی مدد

مولانا حاضر امام اور حضرت امام آقا سلطان محمد شاہ کے یہاں سے شروع ہونے والے فرامین کی ۴۹ کڑیوں کی لڑی روحانی علم کی ضرورت اور سچی سمجھ کے لئے ہے، جو سمجھنا ضروری ہے۔